

11724 - میت نے اپنے پیچھے ماں باپ اور بغیر رخصتی ہوئی بیوی چھوڑی

سوال

جب خاوند فوت ہو جائے اور اس نے بیوی سے دخول بھی نہ کیا ہو اور خاوند کے ماں باپ اور ایک بھائی اور ایک بہن ہو اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے وارث بن جاتے ہیں، اور اگر خاوند یا بیوی میں سے دخول یعنی رخصتی سے قبل ہی کوئی ایک فوت ہو جائے تو دوسرے کے لیے اس کی وراثت ثابت ہو جائیگی۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ: ایک شخص نے عورت سے شادی کی لیکن اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس کی رخصتی ہوئی اور خاوند فوت ہو گیا تو اس کے متعلق حکم کیا ہے ؟

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے:

" اسے مہر مثل ملے گا، یعنی اس کے خاندان کی عورتوں کو جتنا مہر دیا گیا ہے اسے بھی اتنا ہی مہر ملے گا، نہ تو اس میں کوئی کمی ہو گی اور نہ ہی زیادتی، اور وہ بیوی عدت بھی گزارے گی، اور اس بیوی کو وراثت بھی ملے گی۔

تو معقل بن سنان الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے فرمانے لگے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق جو کہ ہم میں سے ایک عورت ہے کے متعلق بھی اسی طرح کا فیصلہ کیا تھا جو آپ نے کیا ہے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہت خوش ہوئے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1145) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الارواء الغلیل حدیث نمبر (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

لا وکس یعنی کمی نہیں ہوگی، اور ولا شطط یعنی نہ ہی زیادتی ہوگی۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آیت کے عموم کی بنا پر دخول سے قبل یا بعد خاوند اور بیوی کی وراثت میں کوئی فرق نہیں، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت و اشق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وراثت دینے کا فیصلہ دیا تھا، حالانکہ اس کا خاوند دخول سے قبل ہی فوت ہو گیا تھا، اور نہ ہی اس نے اس کا مہر مقرر کیا تھا، اور اس لیے کہ نکاح صحیح اور ثابت ہے تو وہ اس کی وارث بنے گی جیسا کہ دخول کے بعد ہوتا ہے " اھ

اور ابن قدامہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" رہا وارث بننے کا مسئلہ تو اس میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک کا فرض حصہ مقرر کر رکھا ہے اور یہاں عقد زوجیت صحیح ثابت ہے، تو اس کی وجہ سے وہ وارث بنے گی؛ کیونکہ یہ نص کے عموم میں داخل ہے " اھ

دوم:

سوال میں مذکور مسئلہ میں بھائی کسی چیز کے بھی وارث نہیں ہو سکتے، کیونکہ علماء کرام متفق ہیں کہ باپ کی موجودگی میں بھائی کو وراثت نہیں ملتی۔

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (6 / 9)۔

سوم:

اور اگر کئی ایک بھائی (یعنی دو یا اس سے زیادہ) بھائی ہوں تو پھر ماں کو چھٹا حصہ ملے گا، چاہے بھائی وارث ہوں یا وارث نہ ہوں، چاہے مرد ہو یا عورتیں۔

اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے النساء (11)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

" اگر میت کی فرع وارث موجود ہو، یا اس کے کئی ایک بھائی ہوں، یا بہنیں ہوں، یا دونوں ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور اس کے ماں اور باپ میں سے ہر ایک کو مال متروکہ کا چھٹا حصہ ملے گا اگر اس (میت) کی اولاد ہو، اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو ایک تہائی ملے گا، اور اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے النساء (11)۔

اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ بھائی ہوں یا بہنیں، یا دونوں ہی سگے بھائی ہوں یا ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے، اور نہ ہی اس میں فرق ہے کہ وہ وارث ہوں یا باپ کی وجہ سے محروم، جیسا کہ آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے والد کے ہوتے ہوئے ماں کے لیے ایک تہائی فرض کیا ہے، پھر فرمایا:

اور اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے۔

تو یہاں فاء لائی گئی ہے جو کہ دوسرے جملے کو پہلے جملے کے ساتھ مرتبط کرنے اور اس پر بنا کرنے پر دلالت کرتی ہے، اور باپ کی موجودگی میں بھائی وارث نہیں بنتے، اور اس کے باوجود اس حالت میں ماں کے لیے چھٹا حصہ مقرر کیا ہے، جمہور علماء کرام کا قول یہی ہے۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہ اختیار کیا ہے کہ: اگر وہ باپ کی وجہ سے محجوب ہوں تو وہ ماں کے لیے محجوب بن کر اسے چھٹے حصہ تک نہیں لے جائینگے۔

اور یہ آیت کے ظاہر کے خلاف ہے اھ

دیکھیں: تسہیل الفرائض صفحہ نمبر (33)۔

اور نیل المآرب میں کہتے ہیں:

" اور یہ حکم بھائی اور بہن میں ثابت ہے، اور بھائیوں کا باپ کی موجودگی میں وارث یا محجوب ہونے میں ماں کو چھٹے حصہ کی طرف محجوب کرنے میں کوئی فرق نہیں " اھ

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

دیکھیں: نیل المآرب (2 / 62).

چہارم:

اور اس بنا پر صورت مسئلہ میں ترکہ کی تقسیم درج ذیل طریقہ سے ہوگی:

متوفی کی فرع وارث نہ ہونے کی بنا پر بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور ان (بیویوں) کے لیے مال متروکہ کا چوتھا حصہ ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو، اور اگر تمہاری اولاد ہو تو تو جو تم نے چھوڑا ہے اس میں سے ان کا آٹھواں حصہ ہے، اس وصیت کے بعد جو تم نے وصیت کی ہے، یا قرض کی ادائیگی کے بعد النساء (12) .

اور کئی ایک بھائی ہونے کی بنا پر ماں کو چھٹا حصہ ملے گا.

اور باقی ماندہ ترکہ باپ لے جائیگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" فرضی حصے ان کے حقداروں کو دو، اور جو باقی بچے وہ میت کے اقرب ترین مرد کو ملے گا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6732) صحیح مسلم حدیث نمبر (1615) .

اولیٰ یعنی اقرب ترین.

تو اس طرح ترکہ برابر برابر بارہ حصوں میں تقسیم کر کے تین حصے بیوی کو اور ماں کو دو حصے، اور باقی سات حصے باپ کو دیے جائیں گے.

واللہ اعلم .